CALL No. ۸۹۱۵۴۳۱ / ۱۹۹ ACC. NO. ۲۹۰۰

۱۸۹۴

AUTHOR

TITLE

MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1 The book must be returned on the date stamped above.

2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور

الحمد للہ کہ این لیلای سیاہ جامہ و سلمای مشکین شمامہ مطبوع خواص و عام گردید

مثنوی ملیح الکلام

من تصنیف منیف ابن بابا کامل ربانی نقشبندی حاجی علی جنیدی سید عبد المجید سالک مسعود

در مطبع محمدی کانپور باہتمام محمد عبد الرحمن زیور انطباع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای خدا تیری یاد مین ہر سو — زندہ داران شب بذکر ہو
رات کو تو نے بخشی تاریکی — اسمین لاکھون چھپائین باریکی
مردم دیدہ کو سیاہی دی — تجکو پہچانا اور گواہی دی
کیا سخنور لکھے ثنا تیری — پاسے حادث کب انتہا تیری
چھوڑ کر بیان سے اب مین یہ تقریر — کرتا ہون نعت احمدی تحریر

نعت خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

نائب حضرت خداے کریم — شافع مذنب سیاہ گلیم
ہمکو بخشائینگے خدا سے وہ — اور چھڑائینگے ہر بلا سے وہ
اسپہ لاکھون سلام با اکرام — اور اصحاب و آل پہ ہو سلام
جسکا مداح ہو خداے نبی — لکھ سکے اسکی کیا ثنا کوئی
چھوڑ کر یان سے مین یہ ذکر اہم — کرتا ہون اک نیا فسانہ رقم

تیرتھ بنارس مین چہار جانب سے واسطے غسل کے ہندوون کا آنا منجملہ اُنکے ایک عورت کا لکا نام سانولی صورت کا ہمراہ اپنی قوم کے گنگا مین نہانا ہر طرف سے تماشائیون کا ازدحام ہمراہ بیدار مغزی پولیس کے انتظام

راوی مشکفام مشکین بو — سرمگین چشم و عنبرین گیسو
یون بیان کرتا ہی وہ نیک نہاد — ہے بنارس جو بلدۂ آباد
غدر سے پہلے وہان لب دریا — طرفہ اک میلہ ہندوون کا تھا
[illegible] حاکم زمان وہان موجود — ساکنان جہان وہان موجود
خیمگین وہ ہانیہ چھوڑ چھوڑ مکان — ٹھہرے تھے راجۂ عظیم الشان
امراے دیار ہند تمام — لب دریا کیئے ہوئے تھے مقام
گنگ وان از رہِ نگونساری — اشک عشاق کی طرح جاری
تا نہوے کسیکو حیرانی — کر رہی تھی پولیس نگرانی
دریان کالی کالی مشکین رنگ — مستعد با سلاح تیر و تفنگ
پہ تلے مین وہ نیلگون تلوار — تھی نہنگِ بلا مگر خونخوار
لب دریا نہار ہے تھے تمام — پہنے وہ جامہ ہای نیلی فام
گھاٹ کے برہمن بہ یغمائی — تھے کلاغان گرد دریائی
طلب حق مین کاؤ کاؤ کا شور — ہے غلط کاؤ کاؤ لاؤ کا شور
مشک مویون کا ہر طرف سے ہجوم — لب دریا براے غسل ضرور
ساری پہنے سیہ بہ چالاکی — لے رہی تھین وہ تھاہ دریا کی
طفل خوشتر و حسین جسین ہر سو — از پئے غسل بر کنارۂ جو
بحر مین مردمان بجسم غفیر — پہنے پاؤن مین موج کی زنجیر
نقطۂ جا بجا بگیر دریائی — تھے بہار سیہ سے بینائی

ے بہار سبزہ ۱۲ غیاث — اے زمین ۱۲

آئی ناگاہ اک سیہ چردہ
تھی سیہ رنگ وہ سیاہ قلم
شجرِ دلبری کی وہ میوہ
تھی وہ شجرِ زمین نہ مزروعہ
گلستانِ شباب بے مالی
نمکینی حسن بر سرِ زور
دیکھ اُسکی وہ سانولی صورت
وان تھی وہ صورتِ پسندیدہ
خالِ رخسارۂ پری تھی وہ
رکھتی تھی ایسا وہ ملیح نمک
کالکا نام پہنے جامہ سیاہ
دونون رخسار غیرتِ سوسن
خوشنما دانت وہ مسی آلود
سنگ موسی سے اُسکو لب کی نظیر
رشکِ آہو وہ سرمہ سا آنکھین
از پے عاشقِ سیاہ گلیم
تل سیہ گال پر بجوش رنگی
وہ اندھیری چہ زنخدان کی
شکل انجیر چھاتیان موزون
نرم اور صاف پیٹ رشکِ سمن
وہ سیر انداز سرمئی باریک

بہرِ غسل اُس جگہ کھلی پردہ
مردمِ دیدۂ حیا و حشم
عہد خردی سے تھی مگر بیوہ
بے تردد تھا کارِ مرجوعہ
باغ سے دور باغ کا والی
نہ مکین ملکہ لامکان تک شور
حاضرین سب تھے با دلِ رصورت
چشم مردم مین مردمِ دیدہ
رنگ و روغن مین بس گھری تھی وہ
شور تھا جبکا بحرِ اعظم تک
کالے گورون کو اُس سے الفت و راہ
تھی شبِ قدر کی طرح روشن
رشکِ نیلم غضب وہ رنگ کبود
دمِ عیسیٰ کی اُنمین تھی تاثیر
پھر سودائیان بلا آنکھین
مردمِ چشم تھین بلائے عظیم
گلِ سوسن پہ بچۂ زنگی
پُرخطر راہ آبِ حیوان کی
بھٹنیان اُنیہ دانۂ زیتون
جیسے چمکیلی نیلگون سا ٹھن
جس سے ظاہر تمام حال کریگ

عاشقِ خستہ و سیہ خانہ — رنگ و روغن پہ اُسکے دیوانہ

وہ سرین دونون عاشقونکی جان — گولی گولی سیہ دو بادنجان

آگئے اب راہ مین ہی تاریکی — کون سمجھے وہان کی باریکی

تیلیا دھار چکنی وہ رانین — دور بخت سیہ کی ارمانین

کس سے خوبی مین تھی وہ کم زانو — کون تھا اُس سے ہو جو ہم زانو (ایسے عاشق ۱۲ غیاث)

آبنوسی ستون وہ ساق عجیب — چھو سکے اُنکو کون کسکے نصیب

کفِ پا جیسے برگِ گل نازک — وقت رفتار تیز اور چابک

رنگ رخسار دیکھہ کر کالا — تھا غلام اُسکا ہر حبش والا

اہل زنگ اُسکے قید گیسو کے — سارے بنگالی اُسکے ہندو تھے

نمکین حسن کا جہان مین شور — نہ زمین بلکہ لامکان مین شور

طالب دید ہوکے البتہ — چھوڑنے پر تھی کالی کلکتہ

وہ سیہ مست بادۂ خوبی — سب کو دکھلا کے اپنی محبوبی

دور ہوکر کنار دریا سے — ہو گئی ہمکنار دریا سے (ایسی بدمست ۱۲ غیاث)

گنگ مین آگئی وہ برنگ چمن — نیلوفر کی جگہ کھلے سوسن

غسل کرتی تھین سب بجس طریق — کالکا کی جو تھین انیس و رفیق

مطرب خوش نوا کنارے پر — گاتے تھے جا بجا کنارے پر

عمل گیسو سے وہ صبر شکن — ڈالتی دل پہ سیکڑون اُلجھن

نام رقص رواں کہین مرفوع — اور کہین رقص مولوی مشروع

کہین رقص اصول راحت دل — دل گئے رقص جھلاہ سے ہل

دل دوپارہ تھا چار یاری سے — واہ کا شور ہر کناری سے

دیکھین اب رنگ لائی گیا دوران — کس پہ ہو یہ سرور آفتِ جان

اگر وہ گنگ وضانہ ویران کردہ ۱۲ غیاث

تاک پیراہن سیاہ مست خراب | جسطرح دختر رز پہ مست شراب

ابرو ریزی کالکا کی جوار کے کھیت مین کسی جوان عیار سے ملول او محزون آنا اُسکا خیمہ مین آلودہ گرد و غبار سے وارثون کے دل پر غم سے غبار آنا پنڈتون کا کلمہ تسکین زبان پر لانا

وہ جو ہے اس فسانے پر حاوی | بیان یہ ہوتا ہی اس طرح راوی
شکلین با آبرو وہ چشم سیاہ | برج ماہی سے جلد کیوان جاہ
کالکا جب لب گذر پہونچی | اک سیہ کار کی نظر پہونچی
ہوئی مسکن کی سمت جب وہ روان | ہوا ہمراہ اُسکے یہ بھی جوان
کالکا درون خیمہ مقام | دور سے چشم باز سالک رام
لیلی دلستان کا وہ مجنون | شب کو پھرتا بہ نیت شبخون
وہ سیہ نامہ و سیہ کاسہ | صبر سے دور پر ز تلواسہ
تھا با مداد فتنہ انگیزی | درپئے فکر آبرو ریزی
قیس کی طرح بسمل لیلے | تھا نگہبان محمل لیلے
آخر آخر ہوا جو وقت شام | نکلی خیمہ سے وہ سیہ بادام
قرب خیمہ سے جانب صحرا | بہر حاجت روان ہوئی تنہا
کھیت تھا اک جوار کا وان پر | پہونچی وہ اُس جگہ بچا کے نظر
اُسمین داخل ہوئی وہ ہو مجبور | اُسکو جانا پڑا بجاے ضرور
اسطرف سے وہ کاسہ لیس جہان | کھیت تک آیا اُسکا پاکر نشان
پہونچا پاس اُسکے با ہزار خراش | مل گیا تل کے ساتھ کالا ماش
جا کے اُسپر دراز دستی کی | دور اپنی سیاہ مستی کی
حملے اُسپر کیے دلیرانہ | ہوئی نیلی انار بیدانہ

بیج جو ڈالتی جو مرد ہی | ہاتھ مین آگئی سبحے سر کے
قطرہ پہونچا صدف مین نیسان کا | کھل گیا باب لطف و احسان کا
رگ وپے سارے ہوگئی ڈھیلی | سوسنی گال ہوگئے نیلے
گرد آگین ہوئی ردا ساری | ہوئی کرتی بھی بدنما ساری
جا بجا سے مسک گئی محرم | بار ایسا ہوا کہ ہوئی ختم
کرچکا پورا پورا بدکردار | کاف ران پردہ کا فرانہ دار
(کنایہ از اندام نہانی ۱۲ غیاث)
چھوڑکر اوسکو راہ گھر کی لی | رہی تنہا وہان وہ سرو سہی
وہ تو وہان سے گیا بخوش حالی | رہگئی روتی یہ حیا والی
نکلی وہ کھیت سے پریشان وار | پہونچی خیمے مین جان سے بیزار
دیکھ اُسے وارثون نے افسردہ | بولے تو کیون ہوئی دل آزردہ
گرد آگین ہی کیون ردا تیری | کیون یہ کرتی ہی بدنما تیری
ہاتھ کسنے ہے زلف پر مارا | کسنے لوٹا یہ عنبر سارا
کیون پریشان ہی زلف کا ہر بال | کیسے مسکا بتا ترا تیر بال
پرسش یکہ گر سے ہو مجبور | حال ماضی کہا سب اُنکے حضور
اُنکے یہ ذکر ناپسندیدہ | ہوئی ہر ایک شکل رنجیدہ
پنڈتون نے جو یہ خبر پائی | اُنکی تجویز مین یہ بات آئی
کہ نہین ہی یہ فعل بد ہرگز | کوئی اسمین کرے نہ کد ہرگز
کیا کوئی سمجھے اسکی باریکی | آنجیوان سے ہے زیر تاریکی
کسکے اقبال کا ہی یہ پایہ | ایسی رحمت کا کسپہ ہی سایہ
تذکرہ ہے یہ قابل تحریر | واہ کیا خوب اسکی ہی تقدیر
تھی یہی پند اُنکے منہ سے مگر | فلک پیر کو تھی فکر دگر

دیکھیے کیا زمانہ لائے رنگ
چشم باطن سے کیا دکھائے رنگ

کالکا کا مسلمان ہوکر بسلسلۂ دختری کوتوال کے گھر جانا
اور بہ تبدیل نام اصلی نسیم النسا نام پانا

سرہی جامہ راوی دانا
کہتا ہو اس طرح وہ فرزانا

کہ سُنے کالکا نے جب یہ کلام
پنڈتوں سے کہ تھے جو ذی اکرام

لاکھوں بل کھائی صورت گیسو
دل کی جنبش نے بدلے سو پہلو

پنڈتوں سے بھڑی بلا ہوکر
یوں لگی کہنے وہ خفا ہوکر

نہیں کرتی پسند میں یہ دین
اسمیں اچھا نہیں کوئی آئین

کہکے یہ بات سخت گھبرائی
کوتوالِ پولیس تک آئی

لے لیا جام کوتوال وہیں
پانی اُسمیں پیا ہوئی تسکین

بولی میں پہلے دین سے گھبرا کر
اور حضوری میں آپ کی آکر

پڑھتی ہوں صاف دل سے بی اشباہ
کلمۂ لا الٰہ الا اللہ

ہوگئی اپنی قوم سے بیزار
پاس آنے نہ پائے وہ زنہار

ہوئے عاجز تمام خویشاوند
نہ سنی ایک بھی کسی کی پند

بولے وہ سب کہ سب سیہ خانہ (او بدبخت)
ہمسے اب ہوگئی تو بیگانہ

توہارا اوتار دے زیور
آئی کشتیہ (ای بدبخت) کام وی سیہ اختر

اُسنے کچھ بھی نہ انتظار کیا
زیور اُنکا وہیں اوتار دیا

مانگ کر کوتوال سے چادر
ڈھانکا سارا بدن وہ تا سر

اولیں جامہ بھی اوتار دیا
مانگنے کا نہ انتظار کیا

شحنۂ شہر مہربان ہوکر
اُسکا مُنھ بولا ہوگیا وہ پدر

نور بافان شہر نے جو سُنا
اُسکے ایمان لانے کا چرچا

زر چندہ وہ لائے چار ہزار — اسکو اس نقد پر کیا مختار
لے گیا شحنہ جلد اپنے گھر — وہ زر نقد اور وہ دختر
اوسکو دختر کی طرح گھر مین رکھا — غم کسی طرح کا نہ آنے دیا
عمدہ بنوا دیا اُسے زیور — ریشمی کپڑے قیمتی بہتر
کھانے ایسے کہ جسمین مشک کی بو — ترک ہو جائے کھائے گر ہندو
مثل فرزند وہ لگی رہنے — شاد و خرسند وہ لگی رہنے
طرز اسلام اختیار کیا — دین کی باتون پہ دل نثار کیا
اوسکی خاطر سبھون کو تھی منظور — گھر مین اوسکو سمجھتے آنکھ کا نور
سب نسیم النسا لگے کہنے — نام یہ دلربا لگے کہنے
وہ کھلونا تمام گھر کی ہوئی — مردم چشم ہر نظر کی ہوئی
اوج پر اوسکا کیون نہو اقبال — ملنے والا ہے علم و فضل و کمال

درخواست نسیم النسا کی واسطے ایک معلم کے کوتوال سے بجہت تعلیم نماز اور پڑھنے کلام مجید کے اور آنا ایک معلم کہن عمر کا راہ بعید سے

راوی قصہ سرمئی سربال — کرتا ہے اسطرح بیان یہ حال
کہ وہ سرو ریاض جلوہ ناز — آئی نزدیک والد ممتاز
یعنی تھا وہ جو شحنہ شہری — بولی اوس سے وہ گوہر بحری
مجھکو سکھلائیے کلام دین — یعنی پڑھوائیے کلام دین
اور بتلائیے طریق نماز — تا کہ پیش خدا مین ہون ممتاز
طرز بتلائیے شریعت کا — جس سے رستہ ملے طریقت کا
علم دین میرا ہو معین دل — زنگ سے دور ہو نگین دل
کوئی استاد ہو پسندیدہ — سن رسیدہ ہو اور جہاندیدہ

اوس سے پڑھوائیے کلام مجید | تاکہ خوش مجھسے ہو خداے وحید
پاس میرے رہین ہر آئینہ | صاف سینہ زنان دیرینہ
رات دن یہ ہی مشغلا ہووے | پارسایون کا تذکرا ہووے
صالحہ عورتون کا ذکر رہے | تا سعادت ملے وہ فکر رہے
کار دنیا بھی وہ رہین جاری | جس سے راضی ہو خالق باری
صالحیون سے ہووے یارانہ | دور ہوئین زنان بیگانہ
عورتین پاس ہون حیا والی | تا نہ گھر دیکھ لے بدافعالی
پردہ داران رہون نیک شعار | پردگی پردہ در نہون زنہار
ہووے اُستاد نیک باتکریم | پارسا جسکی کرتے ہون تعظیم
متقی ہو وہ پایۂ اعلے | اہل تقوی مین ہو حیا والا
خوف رب جہان سے دل ہو دونیم | جانتا ہو قواعد تعلیم
چہرہ روشن ہو نور کے مانند | نہو بابا کپور کے مانند
جمع ہے میرا وہ جو زر کشیر | اوس سے میری بڑھائیے توقیر
میری تعلیم خیر مین ہو وہ خرچ | نہ کبھی کار غیر مین ہو وہ خرچ
بولا یہ سنکے شخص والا | کاسے مہین پایۂ زینت کالا
خوش ہوے سنکے ہم تری تقریر | کرتے ہین ایسی ہی ہم اب تدبیر
آفرین تیری راے پر تحسین | تجکو پہناے حق لباس فرین
یہ کہا اور بولا یا اک اُستاد | بہر تعلیم دخت نیک نہاد
آیا اک ذی ہنر حیا والا | عالم دین بمرتبہ بالا
سانولا رنگ قطع کردہ امید | دست موسی کی طرح بال سفید
جیسے ایوب صبر مین یکتا | مثل عیسے مجرد و تنہا

ہم سنِ خضر تھا وہ نیک اساس | اوسکو حاصل تھی صحبتِ الیاس
واقفِ نکتہ کتاب و خبر | علم باطن بھی اوسکے زیر نظر
باندھے سر پر عمامہ مشکی | اوسکے زیر نظر تر و خشکی
کم سخن اور کم خورد کم خواب | کاشفِ نکتہ حدیث و کتاب
ملی رہنے کو اک جگہ بہتر | تاکہ اوسمین پڑھا کرے دختر

حصول نعمت علم قرآنی اور سیکھنا نماز نسیم النسا کا اُستاد صاحب الفا سے اور شب و روز مصروف عبادت رہنا ہمراہ ہمزادان باحیا

راوی نکتہ سنج مرد لبیب | ایسا کرتا ہے ذکر دخت وادیب
آیا مکتب مین جب وہان اُستاد | ہوئی حاضر وہ دخت نیک نہاد
سر جھکا کر ادب سے کی تسلیم | بیٹھی آداب سے بعد تعظیم
کھولی اوسنے کتاب بہر سبق | گلستان بن گیا ہر ایک ورق
پہلے بسم اللہ پر پڑی جو نگاہ | کہا اُستا نے ہے یہ بسم اللہ
ای گرامی بہ بزم محبوبی | کہہ تو بسم اللہ با خوش اسلوبی
تسمیہ کہکے وہ بہ رعنائی | الف اور بے زبان پر لائی
نقطہ حرف خال روئے حور | حرف اک اک سیاہ مست غرور
تھی وہ بین السطور سطر کی جان | زیر ظلمات چشمہ حیوان
کالی کالی وہ حرف شکل عین | ناظرانِ جہان کی نصب العین
پڑھ گئی وہ بہ فضل رحمانی | از الف تا بیاے تحتانی
یاوری پر ہوا جو اوسکا دور | ہو گیا سارا قاعدہ فی الفور
بخت رہبر تھا برسر یاری | آئی قرآن پڑھنے کی باری
پڑھ چکی جلد وہ کلام مجید | اوس سعیدہ نے پائی راہ سعید

رحل اک آبنوس کی زیبا
اوسپہ رکھہ کر کلام پاک خدا

راحتِ روح تھا کلام جلیل
اوسکو پڑھتی تھی روز بترتیل[له]

حرف حرف اوسکے سب پسندیدہ
نقطے ہمرنگ مردمِ دیدہ

قند سے بڑھ کے اوسکا ہر پارہ
پڑھنے مین لذتِ شکرپارہ

معنی دل پسند و پر مضمون
پڑھنے والے پہ رحمتِ بیچون

جاے عبرت پہ دل کا ہل جانا
جاے رحمت پہ حق سے ملجانا

تھا تلاوت سے کام اوسکو روز
پڑھتی تھی وہ مدام اوسکو روز

پیش اوستاد روز اوسے آنا
اک دو پارے اوسے سنا جانا

مہربان اوستاد والا جاہ
کبھی کرتا نہ اوسکی سمت نگاہ

وہ بھی نیچی نگاہ رکھتی تھی
شرم سے رسم و راہ رکھتی تھی

تھین جو پاس اوسکی ہمسن و ہمراز
خرد و زیرکی مین سب ممتاز

مشتری پایہ و ثریا جاہ
جملہ نوخیز و بکر و بکر نگاہ[ب]

کوئی خوش ذکرِ حق سے ہوتی تھی
کوئی خوفِ خدا سے روتی تھی

جو کیون پر بچھا کے وہ قالی
فرض ادا کرتی تھین حیا والی

گھر وہ جنت تھا ہر قصور سے دور
حورین اوسکی مکین سراپا نور

لطف دیتی تھی شب کی بیداری
رات کٹتی تھی ذکر مین ساری

شوق تھا پچھلی شب تہجد کا
پایا تھا مرتبہ تو تھد کا

دور تھی نیند کی گرانباری
ذکرِ مخفی تھا تا سحر جاری

ہوگئین جملہ وہ بتِ قصری
زہد و تقوے سے رابعہ بصری

ہے نسیم النسا کا بخت بلند
ہونے والا ہے پایہ اور دوچند

ملنے والا ہے اوسکو ایک امیر
عقد اوس سے کرا تی ہے تقدیر

[له] ترتیل قرات قرآن مجید بہ اداے مخارج حروف بآہستگی و آرمیدگی ۱۲ غیاث

[ب] بکر نگاہ ایسا معشوق ہو کہ ہنوز اوسنے دلربائی نہ سیکھی ہو ۱۲ مصطلحات

پہونچنا نسیم النسا کا بمبئی مین بارادۂ حج ہمراہ اوستاد نیک شعار کے اور پیغام نکاح عمدۃ الملک ایک امیر دکن کا نسیم النسا سے ذریعہ اُستاد سے اقرار کی

راوی نکتہ دان سیہ گیسو — ہم نفس میرا اور ہم پہلو
یون بیان کرتا ہے وہ حال نہفت — کہ نسیم النسا گرامی دخت
آئی اک روز وہ بوقت سحر — پیش شحنہ جسے کہا تھا پدر
کہا اے والد ہمایون جاہ — مین تری چشم دوربین کی نگاہ
دل مین آتا ہے حج مین کر آؤن — اس سعادت کو لے کے گھر آؤن
باپ یہ سنکے مرحبا کہہ کر — کہا اچھا ہے جا بہت بہتر
سفر حج کا کر دیا سامان — ساتھ اوسکے ہوے سعید جہان
ہوا اُستاد مہربان ہمراہ — لی بنارس سے بمبئی کی راہ
بعد قطع منازل مشکل — بمبئی مین ہوے وہ سب داخل
اک جگہہ وہ جو دلپسند آئی — سب نے جائے قیام ٹھہرائی
چند روز اوس جگہ قیام رہا — سفر حج کا انتظام رہا
وہ نسیم النسا حیا والی — ذکر حق سے نہ تھی کبھی خالی
تھا قریب اوس جگہ سے ایک مقام — وان پہ ٹھہرا تھا اک رئیس کرام
آسمان جاہ و مشتری پایہ — اوسکے ہمراہ حج کا سرمایہ
سب علو پایہ اوسکے ہمراہی — ساتھ اوسکے مراتب و ماہی
تھا دیار دکن کا وہ ساکن — خوبرو خوش سیر شباب کے دن
ذی مروت امیر ابن امیر — صاحب خلق و پر نمک تقریر
عمدۃ الملک تھا لقب اوسکا — گم تھا سرمایۂ طرب اوسکا
دل تھا سیماب کی طرح بیتاب — بلکہ آتی تھی اوس سے بوی کباب

گرمی آہ سے تھا چہرہ زرد
سوز کے ساتھ میٹھا میٹھا درد

جس جگہ پر مقیم تھا یہ لبیب
تھی نسیم النسا وہان سے قریب

اوسکے ہی پڑھ رہی تھی حق کی کتاب
اوٹھ گیا ناگہان جو رخ سے نقاب

عمدۃ الملک کی پڑی جو نگاہ
لگ گئی آگ دل مین کھینچی آہ

پیچ کاکل مین دل پھنسا جاکے
اک دھوان دھار تھی بلا آگئے

کھو دیے ہوش نوک ابرو نے
زہر کا ڈنک مارا بچھو نے

پڑ گئی اک نظر جو معمولی
چشم آہو سے چوکڑی بھولی

دل مین کرنے لگا وہ یہ تدبیر
کب مددگار ہوگی یہ تقدیر

کب وہ دن ہو یہ نازنین ملجائے
دیکھیے کب تفکر دل جائے

کوئی تدبیر جب نہ سوجھی اور
اوسکے استاد سے ملا فی الفور

مہربان جب وہ اوسکو پاتا تھا
روز خدمت مین اوسکی جاتا تھا

بولا اک روز اوستاد شفیق
رہرو منزل رہ تحقیق

کاہے ہین پایہ ثریا جاہ
کیون لبون پر ہے تیرے ہر دم آہ

نوجوانی پہ یہ نقاہت ہے
دور چہرے سے کیون ملاحت ہے

کیسا صدمہ بتا یہ دل پر ہے
بار کیون جان مضمحل پر ہے

ڈھب ڈھبائی ہین تیری آنکھین کیون
کیون ہے تبدیل تیری صورت یون

قوت جسم مین کمی کیون ہے
ساتھ والون سے برہمی کیون ہے

نیند کھو کر یہ جاگنا کیسا
ہوکے مضطر کراہنا کیسا

پاے اوس سے جو ایسی ہمدردی
مہربانی کی قوت مردی

کہا اے مہربان قوت دل
تو جو چاہے تو کچھ نہین مشکل

آرزو دل کی ہو ابھی حاصل
شاہد مدعا سے ہون واصل

بولا وہ اوستاد سنجیدہ | کا سے نکو سیرت پسندیدہ
کیا ترا کام ہے بتا مجھسے | راز مخفی کو مت چھپا مجھسے
بولا اوس سے جو مہربان پایا | راز مخفی زبان پر لایا
کہ مین ملک دکن کا ہون سرور | مرگئی آہ میری ہمبستر
تھی وہ محبوبہ پری پیکر | راحت روح و زینت بستر
مرگئی آہ وہ پری رخسار | اوسکے غم نے کیا مجھے بیمار
سفر حج پہ کرکے آمادہ | لایا یہان تک مجھے دل سادہ
آپ کے ساتھ ہی جو یہ محبوب | نمکین حسن صورت مرغوب
ایسی ہی تھی وہ زوجہ کم سن | سے تھے سرور اور انبساط کے دن
پڑ گئی آج اسپہ میری نظر | وہی یاد آئی نازنین دلبر
آپ چاہین تو کیا نہین ممکن | پھر پلٹ آئین میرے عیش کے دن
عقد ہو جاے اوس پری رو سے | نازنین مشکفام گیسو سے
سنت مصطفے ادا ہو جاے | حاجت دل مری روا ہو جاے
دور وہ میرا غم پرانا ہو | از سر نو وہی زمانہ ہو
سنکے یہ بات اوستاد زمن | غور مین آیا وہ گرامی فن
بعد غور و تامل کامل | کہا اچھا مگر پریشان دل
یہ ترا ذکر اوسے سناتا ہون | جو ملیگا جواب لاتا ہون

سعی اوستاد سے عمدۃ الملک کے نکاح مین نسیم النسا کا آنا اور بعد خلوت ہم بستری خطاب دلربا بیگم کا پانا

راوی نکتہ دان گرامی جاہ | سرمہ چشمان مشک مو کی نگاہ
اسطرح کہتا ہی وہ خوش تقریر | کہ وہ اوستاد صاحب تدبیر

افتخار زمان مہین پایہ | دختر مشک مو کے پاس آیا
کہا ای نور چشم راحت جان | ہی سعادت تری جبین سے عیان
تجکو بخشا خدا نے علم و یقین | حق سے حاصل ہی پایہ آئین
خوبیان تجھ مین سب ہین بتمکین | لیک باقی ہی ایک رکن دین
یعنی ہی وہ نکاح نیک انجام | کر اسے تا ہون خوش رسول کرم
ہی یہان ایک امیر ذی پایہ | رحمت حق کا اوسپہ ہی سایا
عقد پہلے ہی حج ہی بعد ازان | گر نہین عقد تو ہی حج بھی کہان
ای بچشم جہان پسندیدہ | تو نہین ہے ابھی جہاندیدہ
نہین معلوم کیا ہو آیندہ | لاے کیا رنگ چرخ گردندہ
کہین دھوکا نہ دے تجھے شیطان | رہزن دین یہ دشمن ایمان
سن یہ اُستاد سے وہ نیک چلن | لگی کہنے کہ اسے صفا دامن
خلقت پہ ہے کسکو آگاہی | راہ مین ہو کہین نہ گمراہی
اے کہن پیر نکتہ دان دانا | تو نے جو کچھ کہا اُسے مانا
ہے وہ منظور تو جو فرماے | دے خبر اوسکو عقد ہو جاے
پائی جسدم امیر نے یہ خبر | ہوا تیار عقد کرنے پر
دونون جانب سے نیک تھے جو نصیب | ہو گیا عقد مل گئے دو حبیب
تھا جہان وہ امیر نیک سیر | آئی وہ نازنین ہمایون فر
زیور زر جواہرات تمام | جامۂ ریشمی طلائی کام
سب دیا اوسکو اور پہنایا | جب ہوئی رات اوسکے پاس آیا
دل تمنا مین اوسکی تھا مملو | ہو گیا اوس سے جلد ہم پہلو
بوسے رخسار نازنین کے لیے | کبھی لب اور کبھی جبین کے لیے

دیکھی جسدم بہار نارنگی ہوگئی دل سے دور دلتنگی
دست امید تھا کمر کا اسیر حلقہ افگن بصورتِ زنجیر
جوش مستی کا جب ہوا دھاوا توسنِ تند کودیا کاوا
ہوگئی ہمکنار وہ باہم ایسے جسطرح ہو خط توام
دیر تک جب رہا وہ ہم پہلو جوش مین آگئی مئین بانو
شربت وصل سے ہوے سرد ہوے قلب و جگر سے گرمی دوٗر
ابر نیسان سے پہونچی طرفہ تری صدفِ آرزو گہر سے بھری
رکھتی تھی وہ جو بانوے خانہ تھیلیون مین انار بیدانہ
دست بردی کی ہاتھا پائی سے تھی زبون قوت آزمائی سے
تھی فسردہ انار گلزاری لٹ گئی ایک دم مین پھلواری
اونپہ جو تھین مصیبتین ہولین ہوئین نیلی دو گولیان گولین
صدمے لیسے انار پر آئے سوسنی پھول دونون کھلائے
بُردوآورد کے تصادم سے خوشہ نکلا شگاف گندم سے
پایا سرسبز یون یہ باغ نظر آگئے ہاتھ طرفہ طرفہ ثمر
نار دلسوز ہوگئی ٹھنڈی جھک گئی جو ہوا پہ تھی جھنڈی
بیل زن نیک سے نہ گھبرایا آب تا کشت نل سے پہونچایا
پائی دونون نے اپنی دل کی مراد ہوے عیش و نشاط سے آباد
اوٹھے بستر سے شادمان ہوکر مقصدِ دل سے کامران ہوکر
تھا نسیم النسا کا بخت بلند پاے شوہر سے پایہ ہای بلند
چھٹ گیا تھا جو ہاتھ سے کیسہ حالت کفر مین زر و زیور
ملگیا بیان یہ اوسکو حدسے زیاد کیا تعجب یہ ہے خدا کی داد

طرفہ تر اک سے اک ملے گہنے
جامۂ قیمتی بہت سے پہنے

گوہرین سلک و قیمتی مالی
کیا نہ تھی کیا نہین پہن ڈالی

جو خدا کا ہوا دل و جان سے
نہ پھرا اپنے عہد و پیمان سے

اوسکو دیتا ہی حق یہی پایہ
ہے یہ کیا اس سے بڑھکے سرمایہ

جب پدر کے تھی گھر مین یہ دلبر
تھی یہ دختر مگر تھی دست نگر

آگئی اسلام مین جو یہ محبوب
ملگیا کیسا پایۂ مرغوب

ظلمت کفر گم ہوئی ساری
ہوئی اسلامیون مین وہ پیاری

دلبری سے نہ تھا خطاب بھی کم
ہوئی مشہور دلربا بیگم

خدمتی ازلے ہوا داری
کرتے تھے سب کے سب پرستاری

خود اکسون تشجیر و دیبا
انکی مالک تھی وہ بت زیبا

اپنے شوہر کی تھی وہ جسم کی جان
وہ بھی اسکو سمجھتا جان جہان

دونون کہلائے لیلی و مجنون
یان جو لی قصد ہگیا وان جنون

ملی دونون کو دولت کونین
عیش و عشرت سے دل نے پائی چین

ابر رحمت کا سر پہ ہے سایہ
ملنے والا ہی دوسرا پایہ

اوسکو بھی لکھ وحید خوش تحریر
کہ کہان لے گئی انھین تقدیر

روانگی نسیم النسا کی مع ہمراہیان ہمراہ عمدۃ الملک بسواری جہاز جانب کعبۂ معلا اور حرم محترم مین پہونچکر پھر جانا بسوی عرفات بحصول حج بہ نیت صدق و صفا

راوی نکتہ سنج والاجاہ
سرمئی جامہ و سیاہ کلاہ

اسطرح سے بیان کرتا ہے
لوح دل پر نشان کرتا ہے

کہ رہے سب وہ بمبئی مین جب
بولا اک دن امیر ذی منصب

حج کی تیاریان کرو فی الفور
چلو اسباب لے چلو فی الفور

آگ بوٹ ایک جانیوالا ہے
خوب ہی اپنا دیکھا بھالا ہے

سنکے یہ بات ہوگئے سب تیار
چڑھ گئے آگ بوٹ پر اکبار

اوسکا اُستاد دین کا سرمایہ
اور سب ہمرہان نخجو یا یہ

سب ہوسے اوس امیر کے ہمراہ
وہ مہین پایہ اور ثریا جاہ

تیز رفتار خوب تھا وہ جہاز
تھا ہر اک آگبوٹ پر ممتاز

ہوگیا تھا دھوئین سے وہ کالا
تھا دھوئین کی بھی چال سے بالا

بنگیا دود جا کے گردون تک
سرمۂ چشم اختران فلک

بحر اعظم یہ اوسکا سایا تھا
دود کا اوسمین عکس آیا تھا

اوسکی مستول طرفہ روغن دار
نظر آتے تھے اوسمین لطف ہزار

تھے طویل اور رنگ مین کالے
جسکے سایہ تلے حبش والے

کوئی توتو مین رکھتا اپنا قیام
کوئی عرشے کو سمجھا عرش مقام

تھا کوئی لانگ بوٹ کے اندر
اور قبل مین کسیکا تھا بستر

کوئی رکھتا تھا جالی بوٹ سے کام
اپنا سمجھا تھا اُسجگہ آرام

تھا دو بوشہ سرور کا مسکن
تھی وہ جا سے قیام میر دکن

عمدة الملک و دلربا بیگم
تھے بہم جسطرح خط توام

بمبئی سے ہوا جہاز روان
نظر آیا سقوطری کا نشان

ہر جزیرے مین بے محن پہونچا
سب کو طی کر گیا عدن پہونچا

تھا جدہ وہ بھی اوسکے زیر پا
طے کیا اوسکو پہونچا قمرانغا

رہگیا پیچھے باب اسکندر
آگئے جدے کا آگیا بندر

پہونچے جدے مین دور رہ غم بھی
باندھے احرام سب یلملم سے

نہر جاری حضور مشتاقان — جس طرح اشک چشم عشاقان
بلکہ نمرہ تھی جو مسجد عالی — تھی کہاں حاجیوں سے وہ خالی
وہاں ہوا فرض ظہر و عصر ادا — خطبہ ارکان حج کا سب نے سنا
عصر سے شام تک وہ ذی اکرام — رہے استادہ باندھے سب احرام
خطبہ سنتے رہے اناث و ذکور — کوہ سے کوئی قرب کوئی دور
جو کھڑے تھے وہاں پڑی تھی یہ — رحمت حق کا اونپہ تھا سایہ
ختم خطبہ کے بعد جب ہوئی شام — پہونچے مزدلفے مین وہ خاص عام
جا کے ماریں منا مین وقت سحر — کنکری سات پہلے جمرے پہ
دوسرے روز اور تیسرے بھی — تھی یہی سات سات کی گنتی
ہر جگہ پر وہاں براہ سرور — شاد قربانیوں سے ذی مقدور
آئے سب وہاں سے پھر سوی حرم — طوف کعبے سے پای لطف اتم
دوڑے آخر صفا سے تا مروہ — ہفت کرت وہ سب صفا مروہ
طی ہوے رکن حج ہوا مقبول — آگیا یاد سب کو شہر رسول

روانگی قوافل بعد حج جانب مدینہ طیبہ اور وہاں کی زیارات و دیگر حالات کا بیان اور پھر وہاں سے واپسی جانب کعبہ خدائے رحمان

راوی مشکفام نیک خصال — یون بیان کرتا ہے بیانسے یہ حال
کہ پس حج قوافل عالم — ہوے عازم سوے مدینہ بہم
کوہ و صحرا کی سیر کرتے ہوے — قلب سے نفی غیر کرتے ہوے
منزلین طی کیے چلے جاتے — شوق طیبہ سے دل سلے جاتے
وہ نسیم النسا مین بانو — اپنے شوہر کے ساتھ ہمزانو
دونون محمل مین شاد با آرام — بارکش دو بعیر تیز خرام

دونون آپس مین گرم نظارہ | دور کوسون خیال ناکارہ
کہتے تھے کب مدینہ آئے نظر | کب پڑین یہ نگاہین روضے پر
کہہ رہے تھے یہی کہین وہ مہین | کہ ملے جلد یثربی وہ زمین
وہ ہوا وہان کی طرفہ راحت روح | ہوگئے دور سب کثافت روح
دلپسند جہان وہان کی گیاہ | ہوتی تھی دیکھنے سے سبز نگاہ
کوہ سب پرشکوہ و باعظمت | پائی گردون نے ایسی کب رفعت
نخل خرما تھے قامت محبوب | اونکے خرما لذیذ اور مرغوب
خاک اوس سرزمین کی عنبر بو | مشکبو اوس دیار کی مشکو
نخل خرما پہ وہ خوش الحانان | طائر خوش نوا غزل خوانان
یک بیک آگیا جو پیش نگاہ | گنبد روضۂ معلی جاہ
ہر شتر کو تھا اپنی چال پہ ناز | ہر قدم تھا سوے مدینہ دراز
کیا بیان ہو دلون کی کیفیت | طرفہ حاصل تھی اوسگھڑی لذت
سامنے روضۂ رسول اللہ | نور رب جلیل مشعل راہ
ہوگئے سب مناخ مین داخل | پھر ہوے وہان کی کاخ مین داخل
وانکے اک ایک قصر باتمکین | خلد سے بھی صفا وہان کی زمین
نظر آتا تھا وقت نظارہ | ریزۂ ہر حجر شکر پارہ
وان کا پانی لطیف شیرۂ جان | جسپہ تسنیم جان کرے قربان
نہر اک ایک باصفا جاری | شہر و صحرا مین جا بجا جاری
لوگ وانکے خلیق خلق مین طاق | اس صفت مین وہ شہرۂ آفاق
روضۂ پاک مین وہ عشق بدل | ہوے باب السلام سے داخل
دلربا بیگم اور امیر کبیر | گیسوے مصطفٰی کے دونون اسیر

روضۂ پاک کے قریب آئی — درد در دل سوی طبیب آئی
درد دل سے بلند تھی یہ صدا — کہہ گیا جیسے جامی دانا
یا نبی اللہ السلام علیک — انما الفوز والفلاح لدیک
بسلام آمدم جوابم دہ — مرہم بہ دل خستہ ام نہ
بس بود جاہ و احترام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا
من نرفتم طریق سنت تو — ہستم از عاصیان امت تو
خواہم از شوق دست بوس تو مرد — دست بیرون کن از زیارتی برد
وہ نسیم النسا ہمایون خیر — زیر جالی کھڑی بطرز نکو
لب سے جاری سلام شوق کو سنا — کہہ رہی تھی یہی وہ جوڑ کے ہاتھ
ای نبی امم سلام علیک — بحر جود و کرم سلام علیک
الصلوٰۃ ای شہنشہِ دوران — السلام ای رسول فخر زمان
در پہ حاضر ہی تیرے یہ ناچیز — کمترینہ کنیز بے تمیز
لوث دنیا سے پاک دامان کر — پیرو راہ نیکنامان کر
دور دنیا کا سب ملال رہے — رات دن تیرا ہی خیال رہے
جان نکلے تری محبت مین — کام آئے تو ہر مصیبت مین
ہر طرف تھی سلام کی آواز — پڑھ رہے سب درود سب نیاز
مسجد پاک مین ہمایون فرش — کب مقابل تھا اس سے اطلس عرش
سب طلاکار مسجد عالی — خط طغرا سے تھی نہ وہ خالی
جھاڑ و فانوس ہر طرف روشن — بیل و بوٹوں کا کھل رہا تھا چمن
منبر مسجد معلی جاہ — اپنے پایہ پہ تھا ثریا جاہ
جائے محراب نور سے معمور — بتیان چار موم کی پر نور

سقف پرنور پاک و صاف ستون — ماہ پر مارتے تھے لاف ستون
سنگ مرمر کے نصب ان پہ شجر — اونمین روشن گلاس زیر نظر
ہانڈیان گرد روضۂ والا — روشنی کا کئے ہوئے ہالا
مسجد جامع کلام مجید — تھی نہ وہ مسجد نبی سے بعید
مسجد پاک مین بہ لطف علو — محفل مولد نبی ہر سو
فقہا اس عمل کے سب عامل — علما با ادب وہان داخل
کیا تھا وہ جسکا انتظام نہ تھا — کوئی وان منکر قیام نہ تھا
تھا جو وہ روضۂ معلے جاہ — اوسکا پردہ نفیس سبز و سیاہ
تھی سیاہی پہ طرفہ زرکاری — نظر آتی تھی قدرت باری
پر فضا وہ احاطۂ معمور — کیا نظر تھی سراپا نور
ہانڈیان بتیان سبھی روشن — نور سے روضۂ نبی روشن
باب جبریل اور نسا و مجید — باب رحمت یہ سب تھے لائق دید
کیون نہ باب السلام ہو ممتاز — رکھتا تھا روضۂ نبی سے نیاز
بوستان تمر قریب صحن — واہ کیا خوب تھا نصیب صحن
حسن یوسف سا اک کنوان رعنا — تنگ جیسے دہن زلیخا کا
ہر طرف سے نمازیون کی دھوم — جسطرف دیکھو اہل دین کا ہجوم
رہنما گر کسیکو مل جاتا — تو وہ بس جانب قبا جاتا
فاتحہ خوان تھا کوئی سوے بقیع — وانسے لاتا تھا پا یہ ہای رفیع
کوئی صحرا کی سیر کو جاتا — احد و قبلتین دیکھ آتا
قافلے والون نے پڑھی ہر نماز — آٹھ دن مسجد نبی مین نماز
قافلے کے وہ سب کے سب مردم — ہوئے رخصت وہانسے روز ہفتم

سب مع الخیر آئے مکے مین — وہان کی کر سیر آسلے مکے مین
گئے سب لوگ اپنے اپنے گھر — ہوے رخصت طواف رخصت کر

پہونچنا نسیم النسا کا ہمراہ قوافل مدینہ منورہ سے حرم محترم مین اور پھر روانگی حرم مکرم سے جانب ہندوستان اور ملنا بنارس مین کوتوال والاحشم سے

راوی ذی شعور و علامہ — حاجی کعبہ نیلگون جامہ
ایسی کرتا ہے مجھسے بیان تقریر — کہ پس طوف وہ دکن کا امیر
ہمرہ زوجہ نکو سیرت — خانہ کعبہ سے ہوا رخصت
پیش باب حرم وہ جان جہان — یون لگا کہنے ای خدای جہان
ہون کسی غم کا مین نہ دامنگیر — ہان رہون زلف احمدی مین اسیر
تیری الفت سے دل ہی معمور — رہے تیرے حبیب کا مذکور
زوجہ دلستان رہے خرم — مشکبو میری دلربا بیگم
خانہ آباد مین رہون یارب — غم سے آزاد مین رہون یارب
دلربا اوسکی پیش بیت رب — اسطرح تر زبان تھی زیر لب
ای خدا میرے پالنے والے — لغزشون سے سنبھالنے والے
کفر چھوڑوایا تونے ای باری — شرک نے پائی ذلت و خواری
دور کر کفر کی بد آئینی — مجکو دی تونے دولت دینی
پایا شوہر بھی مین نے ذی رتبہ — صاحب جاہ اور مہین عتبہ
رکھ اُسے شادمان بعیش و سرور — دولت دین سے وہ رہے معمور
میرا وہ باپ کوتوال شفیق — مرحمت تیری اوسکے ہوئی رفیق
تیری رحمت سے وہ نہوئے دور — دونون عالم مین ہوے عیش و سرور

اوسکی اولاد ہو سعید جہان
نیکنامی مین ہو وحید جہان

دین و دنیا مین پائے وہ دولت
رہے اوسپر کھلا در بہجت

دور ہوئین نہ تیری رحمت سے
نور بافان شہر کاشی کے

دولت بے زوال اونکو دے
دین کا ہر اک کمال اونکو دے

کہکے یہ وانسے با دل مرغوب
ہوے رخصت وہ طالب و مطلوب

طوف رخصت سے ہوکے وہ ممنون
ہوے باب الوداع سے بیرون

گھر کو راہی ہوے وہ جان جہان
سے چلے کعبہ سے سوی ہندستان

اک شب و روز طے ہوئین منزل
پہونچی جدے مین بر لب ساحل

چڑھکے مرکب پہ دونون باآرام
بمبئی پہونچے وہ بلند مقام

ای جہاز ۱۲

سب مع الخیر پہونچے ہمراہی
دور از انتشار جانکاہی

ہوا عازم جو یاد آیا وطن
وہ امیر دکن بسوی دکن

اوس سے بولی وہ دلربا بیگم
کاے مرے عضو عضو کی محرم

ایسی کہتی ہی میری گرمی خون
تو جہان جائیگا وہان مین ہون

ای محبت ۱۲

لیک اک عذر ہی جو ہوے پسند
عرض اوسکو کرے یہ حاجتمند

کہا اوسنے کہ ای مری بانو
تو تو ہے میرے دل کی ہم پہلو

کیا ترا کام ہے بتا فی الفور
اپنے مطلب کا دے پتا فی الفور

بولی وہ مہربان ثریا جاہ
تیرے سر پہ مدام ظل اللہ

وہ بنارس جسے ہو گنگ سے بہر
باپ میرا وہان ہے حاکم شہر

اوس سے ملکر چلو جہان چاہو
مجکو کیا عذر اے گرامی خو

سنکے اوسکی امیر نے تقریر
سیدھا کاشی مین پہونچا صورت تیر

یہ خبر کوتوال نے پائی
کہ وہ سرمایۂ حیا آئی

گھر میں لایا اوسے بفرط سرور — گھر ہوا سارا نور سے معمور
آیا استاد پیش شحنۂ شہر — حاجی کعبہ ہمایون بہر
ذکر عقد پری سیر لایا — جیسا جو کچھ ہوا تھا فرمایا
سب بیان کر گیا وہ حال سفر — جو کچھ آیا تھا اوسکے زیر نظر
سنکے یہ حال شحنۂ اکرم — خوش ہوا اور براہ لطف وکرم
اوس امیر دکن کے پاس آیا — خویش کی طرح گھر اوسے لایا
کھانے کھلوائے اک سے اک عمدہ — میوے منگوائے اک سے اک عمدہ
اوسنے بھی باپ کی طرح جانا — جو کہا اوسنے اوسکو سب مانا
مثل فرزند روبرو آیا — نقد و اسباب پیشکش لایا
نہ لیا کوتوال نے وہ مال — کہا اوس سے کہ اے ستودہ خصال
مجکو لازم ہے کچھ تجھے دینا — یہ روا کب ہے تجھسے لے لینا
گھر مین وہ دختر ہمایون خو — جا ملی ماں سے ہو کے ہم پہلو
سامنے لائی تحفۂ دو حرم — کیے تقسیم سب کو بیش و نہ کم
ہفت چاہ مدینہ کا پانی — اور زمزم کا آب لاثانی
عمدہ عمدہ کھلائے وانکی تمر — مش مش و سیب و نار و طرفہ ثمر
بھائیون کو لباس زنگاری — قیمتی اونمین کام زرکاری
تھیں جو وہ خواہران نیک خصال — کیا اونکے سپرد گوہر و مال
جامۂ قیمتی بھی پہنایا — جسنے جو چاہا اوسنے وہ پایا
نقد سب کو دیا پس زیور — وہ بڑی تھی کرم تھا چھوٹو نپر
دیا استاد کو بھی مال کثیر — ہوا رخصت وہ وانسے ہو کے امیر

[illegible]

رخصت ہونا نسیم النسا کا ہمراہ عمدۃ الملک اپنے شوہر کے کوتوال سے

گھر سے اور ملک دکن مین پہونچنا بڑی جاہ اور کروفر سے

راوی نکتہ سنج نیک اساس — ایسا کہتا ہو وہ سیاہ لباس
کہ نسیم النسا دہ ذی پایہ — اتقا و حیا کی سرمایہ
برضائے امیر والا فن — ہوے تیار گھر سے سوی دکن
مان نے آغوش مین لیا اوسکو — خون کے اک جوش مین لیا اوسکو
نوحۂ جان گسل بلند ہوسے — نالۂ درد اوٹھے دوچند ہوے
پدر نامور بھی وہان آیا — یون امیر دکن سے فرمایا
کاے گرامی گہر رئیس کرام — رہے تو خلق مین بعیش مدام
یہ تمنا ہی تجھسے اسے فرزند — ہے جو یہ میری دختر دلبند
رہے یہ شادمان بہ عیش و نعم — کوئی دل پہ نہ آنے پائے غم
آہ یہ زیب و زینتِ خانہ — مجھسے ہوتی ہے آج بیگانہ
خط کبھی مجھکو گر لکھا کرنا — اسکا بھی اوسمین تذکرا کرنا
یہ کہا اور دیا جہیز کثیر — عمدہ و خوب جامہای حریر
اسپ زرین لگام زرین زین — کرۂ تندرو بلا آئین
عمدہ عمدہ کمان و تیغ و تفنگ — تیز پر طرفہ آبدار خدنگ
پایا دختر نے طرفہ ترگہنا — نقرئی و طلائی سب پہنا
جامۂ خوب اطلس و اکسون — مختلف رنگہاے بوقلمون
نقرئی و طلائی ظرف عجیب — دیئے اوسکو وہ تھی بلند نصیب
خادمہ صغرسن سیہ کاکل — جس سے شرمندہ سوسن و سنبل
پالکی جسکی خوشنما جھالر — مضطرب برق سلک گوہر پر
اوسکا قبہ نفیس و زرینہ — خور سے روشن فزون بر آئینہ

اوسکے اندر کا فرش کمخوابی — تکیہ ہائے نفیس عنابی
آخرش وہ عروس پاک نظر — داخلِ پالکی ہوئی آکر
ہوکے رخصت چلی وہ سوئی دکن — ہمرہِ شوہرِ گرامی فن
پہونچے قرب وطن جو وہ ذیجاہ — اونکی آمد سے سب ہوئے آگاہ
آئے لینے کو مرد مان کثیر — خویش و اغیار سب صغیر و کبیر
پہونچی دولت سرامین جب وہ دلہن — گھر ہوا اوس سے غیرتِ گلشن
غرب سے شور تا بہ شرق ہوا — گوہر و زر نثار فرق ہوا
ہوگئے مالدار وہان کے فقیر — اس قدر لے گئے وہ مال کثیر
شاد و مسرور جملہ ہمخانہ — نغمہ سنجی پہ خویش و بیگانہ
عورتین گھر کی سب بخاطر شاد — لگین کہنے کہ گھر ہوا آباد
رونمائی مین لائین گوہر و زر — مثل پتلی کے سمجھین زیرِ نظر
اوس سے بھی سب ہوئے وہان مسرور — ہوئے مداح جملہ قرب و دور
شوہرِ دلنواز والا جاہ — ہر گھڑی رکھتا اوسکو زیر نگاہ
کبھی آرام جان اوسے کہتا — کبھی روح روان اوسے کہتا
کبھی کہتا تھا دلربا بیگم — کبھی کرتا نثار اوسپہ درم
کبھی گھر مین جو اوسکے پاس آتا — لے کے آغوش مین لپٹ جاتا
آتش شوق ہوتی تھی جب تیز — وصل سے ہوتا تھا طرب انگیز
وہ بھی سو جان سے نثار اسیر — رکھتی تھی جملہ اختیار اسپر
خادم و خادمہ امیر و حشم — خویش اور غیر سب بلطف و کرم
ہوگئے سب اوسکے وہان مطیع کنا — کر رہے تھے حضور دل سے دعا
کیون نہو جسکا ہو خدا یاور — دین و دنیا مین نیک و بختاور

دین حق اوسنے جب کیا منظور — شرک سے منزلون ہوئی وہ دور
حق نے اسلام مین کیا داخل — نعمتِ دو جہان ہوئین حاصل
چھن گیا مال کفر کا جو قلیل — ہوا اسلام کیسا اوسکا کفیل
گیا تھا وہ زر کہ جو نہین پایا — جس جگہ پہونچی بیش ازین پایا
کیسی تقدیر اوسکی یاور تھی — کیسی وہ ارجمند داور تھی
واہ توقیر ہو تو ایسی ہو — حسن تقدیر ہو تو ایسی ہو
تو بھی اب اے وحید دل خستہ — کر درِ کبریا کا سے رستہ
ایک ہو کر ہو ایک کا خواہان — ہے یہی جادۂ نکو راہان
حضرت مصطفےٰ کا دامن تھام — تا ہو دونون جہان مین نیک انجام
ختم کر یہ فسانۂ دلگیر — خاتمہ اسکا یہان سے کر تحریر

وصف کتاب بر قضا و اختتام خاتمہ بر دعا

سر ہوا یہ فسانہ نیک انجام — ہے ملیح الکلام اِسکا نام
سطر سے خوشنما ہے بین سطور — مشک آگین ہے چشمۂ کافور
نقطۂ حرف زیر و بالا واہ — بچۂ مار قرب مارِ سیاہ
اِسکے ہر حرف ہین بہ دل جوئی — حبشی زادۂ سیہ وردی
یا خدا یہ فسانۂ عالی — خوبی و لطف سے نہو خالی
جو اِسے دیکھے زیرک و دانا — شاعرِ نکتہ سنج و فرزانا
ہے نہین یہ کلام عیب پذیر — نہوا س مشک پر وہ آہو گیر
یہ دعا تجھسے اے خدای علیم — کر مجھے تابعِ رسول کریم
پیروِ سنتِ نبی کر دے — نعمت دین سے دل قوی کر دے
دشمن دین سے دور رکھ مجھکو — چشم بد سے نہ دیکھین وہ بد خو

خانۂ پیر صاحب تاثیر — رہے آباد اسے خدای قدیر
اہل و اولاد سب رہین آباد — گردش چرخ سے وہ ہون آزاد
عبد مغنی نہین ہی جسکا نظیر — پسر پیر صاحب تاثیر
یا خدا عمر خضر وہ پاسے — عالم باعمل وہ کہلاسے
دل کا ہووے کدر نہ آئینہ — منجلی وہ ہو صفا سینہ
رہین بوالقاسم ہمایون جاہ — دونون عالم مین وہ بظل آلہ
بڑھے عبدالمجید کا پایہ — رحمت حق کا اونپہ ہو سایہ
خانۂ اوستاد ہو آباد — پائے ہر ایک اوسمین دل کی مراد
پسر اوستاد نیک و متین — عاقل و ذی ہنر رضی الدین
شاعری مین منیب وسکا نام — اوس سے راضی رہے خدای کرام
ہو ترقی پذیر علم و ہنر — نظر بد کرے نہ اوسپہ اثر
پایہ ناظر علی کا بالا ہو — مہربان اون پہ حق تعالی ہو
اونکی اولاد ہو ہنر والی — علم سے پائین پایۂ عالی
خوش رہین میر سب وطن والے — رہین مسرور اوس چمن والے
اقربا میرے ہون جہان پایہ — اونپہ ہو تیرے فضل کا سایہ
تیغ علی و شہور اور جمیل — ملین ہر اک کو پایہ ہای نبیل
ساری چیزین جو مجھکو ہون بد سے — دور ہون وہ ولی محمد سے
نور احمد جہان مین ہو آباد — پاوی اے رب وہ اپنے دلکی مراد
رہین صابر علی بعیش و سرور — رہین مقصد دلی سے دور
سید عالم کو بھی سرور رہے — انتشار زمانہ دور رہے
التجا و امین اور موزون — تیری رحمت کے سب ہین ممنون

رہیں مومن علی خدایا شاد — آل و اولاد سے وہ ہوں آباد
حافظوں میں رہیں سدا لائق — پیرو دین مولوی فائق
ہوں ولایت علی نہ عیش سے دور — مصطفٰے اور نبی بھی ہوں مسرور
سے مظہر حسن کو دولتِ دین — رہیں آباد زیرِ چرخِ بریں
شیخ عبد الغفور والا جاہ — اہلِ دل حافظِ کلام اللہ
دونوں عالم میں آبرو پائے — جو وہ چاہے وہ سُد بر آئے
میرا نورِ نگاہ عبدہ قوی — شجرِ علم اس سے پائے نوی
دونوں ناظر حسین اور مختار — ایک دل میرا ایک نور ابصار
باغ عالم میں یہ رہیں آباد — ثمرِ آرزو سے ذائقہ یاب
شیخ عبد اللطیف نورِ نظر — نخلِ باغِ جنید کا وہ ثمر
حادثاتِ زمانہ سے ہو دور — ہو خردمند خلق میں مشہور
ارجمندی و جاہ با تمکین — بخش یارب بے ظہیر الدین
فضل اپنا تو مستقیم پہ کر — ہو کریم عطا کا بھی یاور
میر قاسم علی مرا بازو — رہے اقبال اوس سے ہم پہلو
اوسکی اولاد ہو مہین پایہ — حضرتِ پنجتن کا ہو سایہ
ہو سلامت علی کا بخت بلند — پایۂ ارجمند ہوسے دوچند
میر سجاد پر ہو ظل حسین — رہے حاصل یہ دولت کونین
بڑھے منظر حسین کا پایہ — نور علی پر خدا کا ہو سایہ
ہوں ولایت حسین فکر سے دور — رہیں ہر وقت شاد اور مسرور
مدد خالق زمان و زمین — ہوئے شاہ غلام علی کو معین
رہے فضل حسن پہ فضل حسن — بطفیلِ رسولِ فخرِ زمن

۳۳

مدد دین نصیر دین پہ ہو
جلوہ گر وہ سرِ دین پہ ہو

خوش رہے آرزو کے ساتھ سدا
یعنی مشتاق ہے جو احمد کا

تیغ علی ساکنِ مهولی پر
ہو شب و روز مکرمت کی نظر

پایہ عالی ظفر علی کا ہو
سایہ بس رحمتِ نبی کا ہو

فیض بخش اور حضرتِ امداد
گردشِ چرخ سے رہین آزاد

پایہ عالی رحیم یار کا ہو
ہر گھڑی فضل کردگار کا ہو

شاد و خرم رہین بہادر یار
نہ ستاسے زمانہ غدار

ہون محمد ولی ولی مشہور
رہین ہمیشہ مین شاد او مسرور

خوش رہین دو جہا نمین رحم علی
دستگیر اونکا ہووے دین نبی

کہین یعقوب خان کو خوش او خیر
یا خدا اسکا خاتمہ ہو بخیر

پایہ ہووے حسین خان کا بلند
خرم و خوش ہو وہ سعادتمند

ہون محمد ولی ولی زمن
فضل خالق ہو اون پہ ظل فگن

پائین عبد الغنی مسیحائی
مشتہر ہون یہ فن دانائی

رہے آباد حیت علیسے پور
لوگ ہون وانکے شاد او مسرور

شیخ عبد العظیم و عبد رحیم
مہربان ان پہ ہو خدای کریم

دو و ہو انکی سب گرانباری
آنکی بلجاے سب زمینداری

ارجمند جہان سکندر خان
جسکا بانگر موقت دیم مکان

ہون عوارض تمام انکے دور
چمکے اقبال ارجمند کا نور

ہووے اقبالمند نور الحق
نظرِ دین ظہور الحق

شیخ خادم حسین والاجاہ
ہو شب و روز انپہ ظل اللہ

شاد ہون فتحپور کے احباب
مقصد دل سے ہون سعادت یاب

لیلی مشکین لباس یعنی تاریخ عنبرین لباس تحریر قلم سوسن زبان
ناظم ملیح الکلام ناثر بلاغت نظام محبی مشفقی سید فضل حسن تخلص
ایلوانی طرف ساوات ضلع فتحپور حرسہا اللہ عن الشرور

وہو ہذا

گھٹا چھائی ہوئی ہے مثنوی کی	ہر اک مضمون نو حکمت سے نکلا
سنِ تصنیف بھی اندھیر تو ہے	سراپا لیل کا ظلمت سے نکلا
	۹۰ ۱۰ ۱۲

خاتمۃ الطبع

۲۸ / ۲۲

للہ الحمد کہ پیشکین سواد عنبرین مداد لیلای عشاق خون جگر آشام یعنی مثنوی ملیح الکلام
مصنفہ سید مست میخانۂ توحید منشی واحد علی وحید ہسوی ضلع فتحپور واقع
تاریخ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۱۳ ہجری مطابق ۲۲ فروری ۱۸۹۶ء کو مطبع آسی
محمدی میں جو نور اللہ سریٹ متصل گورنمنٹ اسکول کوٹھی مرزا آغا
میں محمد عزیز الرحمن نبیرۂ حاجی محمد حسین مبرور
کے اہتمام سے جامۂ دستی حروف سیاہ سے
آراستہ ہو کر بشارت بخش
مردمک چشم نظارگیان
ہوئی
فقط

۳۵

ره محافظ عطا کریم کا نت — ہوں وہ مطلب سے اپنے ہم پہلو
فضل تیرا ہو یار قادر بخش — ہو فزوں اقتدار قادر بخش
جو کہ اسباب عیش جان کے ہوں — پاس عبد الغفور خان کے ہوں
خان والا رکاب ذی رتبہ — صاحب جاہ اور حسین عتبہ
ہیں جو عبد الرؤف خان ذیجاہ — اونکے سر پر ہو چتر ظل الہ
عزت و آبرو دو بالا ہو — مرتبہ دو جہان میں اعلیٰ ہو
خوش رہیں انسے حاکمان دہر — ہوں رضامند ساکنان شہر
پایۂ حاکمانہ ہاتھ میں ہو — اور اقبال انکے ساتھ میں ہو
عبد قدوس خان سعید جہان — ہو سعادت میں وہ وحید جہان
عمر و دولت سے ہووے برخوردار — نخل آرزو رہے پر بار
خان والا لقب عطاء اللہ — ہوئیں حاصل مطالب دلخواہ
حافظ رحمت علی ذیجاہ — سر اقدس پہ اونکے ظل الہ
پائیں صفدر علی ہر آئینہ — نور عرفان سے جلوہ گر سینہ
خوش ہوں عبد اللہ پاویں حج — بخت یاور رحیم بخش کا ہو
رہیں عبد الغنی بہ عیش و سرور — آل و اولاد اونکی ہو معمور
رہیں عبد الغفور پر مایہ — پائیں مخدوم علم کا پایہ
احمد اللہ پائیں دل کی مراد — آل و اولاد سے رہیں آباد
ہوئیں ہر ایک سب یہ بالیقین — آمین آمین الٰہی پھر آمین

تمت